© rasailojaraid.com

ایسے معاشرہ کے قیام کے سلسلہ میں مال جمع کرنے کا جذبہ اور ولولہ ہمیشہ حائل رہا ہے۔ اس لئے اس بت کو گرانے کیلئے ایتائے مال اقامۃ صلوۃ ایتائے زکوۃ ایفائے عہد اور مصیبت میں صبر کا عصا دیا گیا ہے۔ تکلیف میں ہر شخص اپنی ذات کی حد تک صبر کر سکتا ہے۔ مگر ایسا صبر جو دوسرے افراد معاشرہ کیلئے مفید ہو ، ذرا ہمت کی بات ہے۔ قرآن حکیم نے اسی صبر کی تلقین کی ہے اور ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا اولئک هم المتقون۔ یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ ایک متقی انسان کے زبانی اقرار اور اس پر عمل پیرا ہونے کا مطلب راہ حق میں مال خرچ کرنا ، قیام صلوٰۃ و ایتاء زکوۃ ، وفائے عہد اور مشکل حالات کا صبر و استقلال سے مقابلہ کرنا ہے۔ اگلی آیت میں قصاص کو فرض فرمایا۔ اس کے بعد متقی کو ہدایت کی گئی ہے کہ جب وہ ترکہ چھوڑے تو مستحقین کیلئے ایک کھلی اور واضح وصیت چھوڑے تاکہ اس کا چھوڑا ہوا مال دوسروں کیلئے فتنہ نہ بنے۔ تقوی حاصل کرنے کی ان بنیادی کڑیوں کے بیان کے بعد نفس امارہ کو (جس کی خاصیت یہ ہے کہ انسان کو بدی کی طرف مائل کرتا ہے) قابو میں لانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ تقوی کے انتہائی کمال کو پہنچنے کیلئے بائیسویں رکوع میں فرمایا ، کتب علیکم الصیام (تم پر روزہ فرض کیا گیا)۔

صیام کے معنی کسی فعل سے رکنے اور باز رہنے کے ہیں۔ اسلام میں قرآن حکیم کے مطابق رمضان کے مہینہ میں صبح کی سفیدی کے نمودار ہونے کے قبل سے رات کی سیاہی کے نمودار ہونے تک نیت اور ارادے کے ساتھ کھانے پینے اور جنسی عمل کے علاوہ ہر برے کام سے باز رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔

و کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی الیل۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت ۱۹۳)

کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو سیاہی شب کی دھاری سے سپیدہ صبح کی دھاری نمایاں نظر آ جائے۔ پھر رات تک اپنا روزہ پورا کرو۔

اگر دیکھا جائے تو روزہ انسانیت اور حیوانیت میں ایک حد فاصل ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حیوانات کسی بھی مصلحت کے تحت اپنے آپ کو حیوانی تقاضوں سے باز نہیں رکھ سکتے ۔ انھیں جب بھی بھوک لگے گی وہ اسے مٹانے کی کوشش کریں گے اور اسی طرح دوسرے فطری تقاضوں پر بھی قابو پانا ان کیلئے نا ممکن ہے ۔ اور یہی مجبوری انھیں اخلاقی قدروں کی تمیز سے دور رکھے ہوئے ہے ۔ مگر انسان اپنی ضروریات اور خواھشات کو قابو میں لا سکتا ہے ۔ جانور معمولی بھوک کی حالت میں بھی اپنے سامنے غذا پا کر اس کے کھانے سے باز نہیں رہ سکتا ۔ حیوانیت کے اس بے لگام محرک کو قابو میں لانے کیلئے رمضان کا پورا مہینہ مسلسل تربیت دی جاتی ہے کہ انسان اللہ کی مرضی کو پورا کرنے کیلئے غذا اور دوسری ضروریات زندگی رکھنے کے باوجود خاص اوقات میں اس کا استعمال نہیں کرتا ۔ اور اس غذائی بچت کو دوسرے حاجتمندوں پر صرف کرتا ہے ۔ اور اگر کسی معقول وجہ کے سبب روزہ نہیں رکھ سکتا تو بھی کفارہ کے طور پر ھی سہی دوسرے شخص کو کھانا دیکر روزہ رکھنے میں معاونت کرتا ہے ۔

اسلام میں ہر معاملہ ایک نظم اور ضبط کے ماتحت سر انجام پاتا ہے ۔ چنانچہ اوقات مقررہ پر کھانا کھانا عین اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے ۔ مگر روزہ میں صبح کی سفیدی کے نمودار ہونے سے تھوڑی دیر قبل سے رات کی سیاھی کے نمودار ہونے تک کچھ نہ کھانے سے مقصود اس ضابطے کو توڑنا نہیں بلکہ انسان کے اندر ایک ایسی قوت پیدا کرنا ہے کہ حیوانی خواھشات انسانی اقتدار کے ماتحت رھیں تاکہ انسان ان خواھشات کا غلام و محکوم بنکر نہ رہ جائے ۔ روزے کا مقصد فاقہ کشی کی مشق کرانا نہیں بلکہ نظام طعام کو باقاعدہ کرنا ہے ۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی ۔ اگر فاقہ مستی کی مشق مقصود ہوتی تو دو روزوں کے درمیان ایک کھانا ہوتا ۔ مگر یہاں دو کھانوں کے درمیان ایک روزہ رکھا گیا ہے ۔ روزے کے آغاز سے قبل سحری اور روزے کے بعد افطار ۔ اس لئے جو مؤمن رمضان کے پورے مہینے روزہ رکھتا ہے وہ اپنے اندر ایک ایسی قوت پیدا کر لیتا ہے جو ہر حیوانی محرک کو محکوم بنا سکتی ہے ۔ حرص اور طمع ، لالچ اور فریب درندگی و گزندگی کر تمام شعوری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور لاشعوری محرکات اس کے قابو میں آجاتے ھیں اور یوں رب العالمین کا یہ فرمان پورا ھو جاتا ہے کہ ، کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔
تم پر روزے فرض کئے گئے ھیں جس طرح تم سے پہلی اقوام پر فرض کئے گئے تاکہ تم بھی قوانین خداوندی کی پیروی کرکے متقی بن جاؤ ۔

جن لوگوں نے سائنس کا ذرا سا بھی مطالعہ کیا ہے وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ھیں کہ MAGNATIC FIELD جتنا طاقتور ھوگا کرنٹ (CURRENT) یعنی فعالیت بھی اسی نسبت سے قوی اور مضبوط ھوگی ۔ رمضان کے تیس روزوں کا صبر آزما اور قوت بخش MAGNATIC FIELD انسانی ارادہ میں غیر معمولی کرنٹ اور استعداد پیدا کر دیتا ہے ۔ لیکن اس کیفیت سے وھی لوگ فیضیاب ھو سکتے ھیں جو روزہ لعلکم تتقون کے نظریہ سے رکھتے ھیں ۔ ورنہ سحر و افطار میں مختلف پکوانوں کے پروگرام اور شکم سیری کا نام روزہ نہیں بلکہ یہ تو جبلت حیوانی کو اور قوی کرنے کا اھتمام ہے تاکہ حرص و ھوس میں مزید استحکام پیدا ھو ۔

تن پروری خلق فزوں شد ز ریاضت
جز گرمی افطار ندارد رمضان ھیچ

جہاں تک میں نے روزے کی علت غائی پر غور و فکر کیا ہے اس نتیجہ پر پہنچا ھوں کہ روزہ انسان کی طبعی اصلاح کے ساتھ ساتھ معاشرے کی معاشی ناھمواریوں کو ختم کرنے کا ایک سائنسی اور نفسیاتی ذریعہ ہے ۔ روزہ کی حالت میں ایک شخص بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ بھوک کتنی اذیت ناک بلا ہے ۔ اور انسانی ذھن پر اس کے کیسے مہیب اثرات مرتب ھوتے ھیں ۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ دار میں انسانی فلاح و بہبود کا عزم اور حاجتمندوں کی امداد و اعانت کا جذبہ پیدا ھونا ایک لازمی امر ہے ۔

نماز مجلسی اور معاشرتی مساوات کا مظاھرہ ہے تو روزہ معاشی مساوات کے قیام کا ذریعہ ہے ۔ صرف الفاظ حاجتمند اور بھوکے کی مفلسی اور

© rasailojaraid.com